عنوان

دھوکہ فریب کا نام تجارت نہیں

حلال روزی کی بدولت دعائیں قبول ہوتی ہیں

جامع و مرتب

حضرت مولانا محمد ظفر الدین برکاتی

مدیر ماہنامہ کنز الایمان، دہلی

پیش کش:

کل ہند مرکزی امام فاؤنڈیشن، دہلی

Contact No: 8595509193

Telegram Link: https://t.me/MarkaziImam

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ- وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا. (سورہ نساء آیت 29)

ترجمہ:

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر مہربان ہے۔

تلاوت کردہ آیت کریمہ کے تحت نکاح کے ذریعے نفس میں تصرف کی وضاحت کے بعد اب مال میں تصرف کا شرعی طریقہ بیان کیا جارہا ہے، اس آیت میں باطل طریقے سے مراد وہ طریقہ ہے جس سے مال حاصل کرنا شریعت نے حرام قرار دیا ہے جیسے سود، چوری اور جوئے کے ذریعے مال حاصل کرنا، تجارت میں جھوٹی قسم، جھوٹی وکالت، مال اور حساب کتاب میں خیانت اور غصب کے ذریعے مال حاصل کرنا اور گانے بجانے کی اجرت، یہ سب باطل طریقے میں داخل اور حرام ہے۔ یونہی اپنا مال باطل طریقے سے کھانا یعنی گناہ و نافرمانی میں خرچ کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ (تفسیر خازن)

اسی طرح رشوت کا لین دین کرنا، ڈنڈی مار کر سودا بیچنا، ملاوٹ والا مال فروخت کرنا، قرض دبا لینا، ڈاکہ زنی، بھتہ خوری اور پرچیاں بھیج کر ہراساں کر کے مال وصول کرنا بھی اس میں شامل ہے۔

حرام مال کمانے کی مذمت

حرام کمانا اور حرام کھانا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سخت ناپسندیدہ ہے اور احادیث میں اس کی بڑی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں، ان میں سے 4 احادیث درج ذیل ہیں:

1. حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ مالِ حرام حاصل کرتا ہے، اگر اُس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اُس کے لئے اُس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ کر مرے تو جہنم میں جانے کا سامان ہے۔ اللہ تعالیٰ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا، ہاں نیکی سے برائی کو مٹا دیتا ہے۔ بے شک خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔ (مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
2. حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اُس جسم پر جنت حرام فرمادی ہے جو حرام غذا سے پلا بڑھا ہو۔ (کنز العمال، کتاب البیوع، قسم الاقوال)
3. تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: اے سعد! اپنی غذا پاک کر لو! مُستَجابُ الدَّعوات ہو جاؤ گے، اس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! بندہ حرام کا لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو اس کے 40 دن کے عمل قبول نہیں ہوتے اور جس بندے کا گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو اس کے لئے آگ زیادہ بہتر ہے۔ (معجم الاوسط، من اسمہ محمد)

4. حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: سرکارِ دوعالم ﷺ نے ایک شخص کاذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال پَراگندہ اور بدن غبار آلود ہے اور وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر یارب! یارب! پکار رہا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، پینا حرام، لباس حرام، اور غذا حرام ہو پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو گی۔ (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وتربیتہا)

حلال تجارت

باہمی رضامندی سے جو تجارت کرو وہ تمہارے لئے حلال ہے۔ باہمی رضامندی کی قید سے معلوم ہوا کہ خرید و فروخت کی وہ تمام صورتیں جن میں فریقین کی رضامندی نہ ہو درست نہیں جیسے اکثر ضبط شدہ چیزوں کی نیلامی خریدنا کہ اس میں مالک راضی نہیں ہوتا یونہی کسی کی دکان، مکان زمین یا جائیداد پر جبری قبضہ کر لینا حرام ہے۔ یاد رہے کہ مال کا مالک بننے کے تجارت کے علاوہ اور بھی بہت سے جائز اَسباب ہیں جیسے تحفے کی صورت میں، وصیت یا وراثت میں مال حاصل ہو تو یہ بھی جائز مال ہے۔ تجارت کا بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہ مالک بننے کی اختیاری صورت ہے۔

تجارت کے فضائل

احادیث رسول میں تجارت کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں، ان میں سے 4 احادیث پاک یاد رکھیں:

1. حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔ (سنن ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی التجار وتسمیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاھم)
2. حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو گفتگو کے وقت جھوٹ نہیں بولتے، وعدہ کریں تو خلاف ورزی نہیں کرتے، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہیں کرتے، جب کوئی چیز خریدیں تو اس کی برائی بیان نہیں کرتے اور جب کچھ بیچیں تو اس کی تعریف نہیں کرتے، جب ان پر کسی کا آتا ہو تو دینے میں پس و پیش نہیں کرتے اور جب انہوں نے کسی سے لینا ہو تو اس پر تنگی نہیں کرتے۔ (تفسیر در منثور)
3. حضرت رفاعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تاجر فاسق اٹھائے جائیں گے سوائے اس تاجر کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے، بھلائی کرے اور سچ بولے۔ (سنن ترمذی، کتاب البیوع، باب ما جاء فی التجار وتسمیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاھم)
4. حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک شخص تھا جس کے پاس اس کی روح قبض کرنے فرشتہ آیا تو اس سے کہا گیا: کیا تو نے کوئی نیکی کی ہے؟ وہ بولا: میں نہیں جانتا۔ اس سے کہا گیا: غور تو کر۔ کہنے لگا: اس کے سوا کچھ اور نہیں جانتا کہ میں دنیا میں لوگوں سے تجارت کرتا تھا اور ان سے (اپنی رقم کا) تقاضا کرتا تو امیر کو مہلت دیتا تھا اور غریب کو معاف کر دیتا تھا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے فرشتو! اس سے در گزر کرو۔ (مسند امام احمد، حدیث حذیفہ بن الیمان)

تجارت کے آداب

اس سے پہلے تجارت کے فضائل بیان کیے گئے اور آگے تجارت کے 14 آداب بیان کیے گئے ہیں جن میں سے اکثر آداب ایسے ہیں جن پر عمل کرنا ہر تاجر کے لئے شرعاً لازم ہے۔

1. تاجر کو چاہئے کہ وہ روزانہ صبح کے وقت اچھے ارادے یعنی نیتیں دل میں تازہ کرے کہ بازار اس لئے جاتا ہوں تاکہ حلال کمائی سے اپنے اہل وعیال کی شِکم پروری کروں اور وہ مخلوق سے بے نیاز ہو جائیں اور مجھے اتنی فراغت مل جائے کہ میں اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا رہوں اور راہِ آخرت پر گامزن رہوں۔ یہ بھی نیت کرے کہ میں مخلوق کے ساتھ شفقت، خلوص اور امانت داری کروں گا، نیکی کا حکم دوں گا، برائی سے منع کروں گا اور خیانت کرنے والے سے باز پُرس کروں گا۔
2. تجارت کرنے والا جعلی اور اصلی نوٹوں کو پہچاننے کا طریقہ سیکھے اور نہ خود جعلی نوٹ لے نہ کسی اور کو دے تاکہ مسلمانوں کا حق ضائع نہ ہو۔ یہ دستوری طور پر بھی قابل سزا جرم ہے۔
3. اگر کوئی جعلی نوٹ دے جائے (اور دینے والے کا پتا نہ چلے) تو وہ کسی اور کو نہیں دینا چاہئے (اگر دینے والے کا پتہ چل جائے تو اسے بھی وہ جعلی نوٹ واپس نہیں دینا چاہئے) بلکہ پھاڑ کے پھینک دے تاکہ وہ کسی اور کو دھوکہ نہ دے سکے۔ البتہ دینے والے سے اپنی رقم لینے کے لئے اصلی نوٹ ضرور طلب کرے۔
4. اپنے مال کی حد سے زیادہ تعریف نہ کرے کہ یہ جھوٹ اور فریب ہے اور اگر خریدار اس مال کی صفات سے پہلے ہی آگاہ ہو تو اس کی جائز اور صحیح تعریف بھی نہ کرے کہ یہ فضول ہے۔
5. عیب دار مال ہی نہ خریدے اگر خریدے تو دل میں یہ عہد کرے کہ میں خریدار کو تمام عیب بتادوں گا اور اگر کسی نے مجھے دھوکہ دیا تو اس نقصان کو اپنی ذات تک محدود رکھوں گا دوسروں پر نہ ڈالوں گا کیونکہ جب یہ خود دھوکہ باز پر لعنت کر رہا ہے تو اپنی ذات کو دوسروں کی لعنت میں شامل نہیں کرنا چاہئے۔
6. اگر اپنے پاس موجود صحیح مال میں کوئی عیب پیدا ہو گیا تو اسے گاہک خریدار سے نہ چھپائے ورنہ ظالم اور گناہگار ہوگا۔
7. وزن کرنے اور ناپنے میں فریب نہ کرے بلکہ پورا تولے اور پورا ناپے۔ ورنہ جیسی نیت ویسی برکت کے تحت اسے بھی کم تول کر ہی دینے والا مل سکتا ہے۔
8. اصل قیمت کو چھپا کر کسی آدمی کو قیمت میں دھوکہ نہیں دینا چاہئے۔
9. مجبوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بہت زیادہ نفع نہ لے اگرچہ خریدار کسی مجبوری کی وجہ سے اس زیادتی پر راضی ہو۔
10. محتاجوں کا مال زیادہ قیمت سے خریدے تاکہ انہیں بھی مسرت نصیب ہو جیسے بیوہ کا سُوت اور وہ پھل جو فقراء کے ہاتھ سے واپس آیا ہو کیونکہ اس طرح کی چشم پوشی صدقہ سے بھی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔
11. قرض خواہ کے تقاضے سے پہلے اس کا قرض ادا کردے اور اسے اپنے پاس بلا کر دینے کی بجائے اس کے پاس جا کر دے۔
12. جس شخص سے معاملہ کرے، اگر وہ معاملہ کے بعد پریشان ہو تو اس سے معاملہ فسخ کردے۔
13. دنیا کا بازار اسے آخرت کے بازار سے نہ روکے اور آخرت کا بازار مساجد ہیں۔
14. بازار میں زیادہ دیر رہنے کی کوشش نہ کرے مثلاً سب سے پہلے جائے اور سب کے بعد آئے۔ (کیمیائے سعادت، رکن دوم در معاملات، اصل سوم آداب کسب)
15. آیت میں خود کو ہلاکت میں ڈالنے کا بھی تذکرہ ہے یعنی ایسے کام کر کے جو دنیا و آخرت میں ہلاکت کا باعث ہوں اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ (تفسیر خازن)

خود کو ہلاک کرنے کی صورتیں

خود کو ہلاک کرنے کی مختلف صورتیں ہیں،4صورتیں یہاں درج ذیل ہیں:

مسلمانوں کا ایک دوسرے کو قتل کرنا خود کو ہلاک کرنا ہے کیونکہ احادیث میں مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند فرمایا گیا ہے

1. حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے پر رحم کرنے، دوستی رکھنے اور شفقت کا مظاہرہ کرنے میں ایک جسم کی مانند ہوں گے چنانچہ جسم کے جب کسی بھی حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم جاگنے اور بخار وغیرہ میں اس کا شریک ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب رحمۃ الناس والبھائم)

حضرت نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہی روایت ہے، رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "مسلمان (باہم) ایک شخص کی طرح ہیں، اگر اس کی آنکھ میں تکلیف ہو تو اس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو اس کے سارے جسم کو تکلیف ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب)

جب مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں تو ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کو قتل کرنا ایسا ہے جیسے اس نے خود کو قتل کیا۔

2. ایسا کام کرنا جس کی سزا میں اسے قتل کر دیا جائے جیسے کسی مسلمان کو قتل کرنا، شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرنا یا مُرتَد ہونا بھی خود کو ہلاک کرنے کی صورتیں ہیں۔ زنا کرنا اور کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے اور کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے والے کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا۔ (النساء:۹۳)

ترجمہ: جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کا بدلہ جہنم ہے عرصہ دراز تک اس میں رہے گا اور اللہ نے اس پر غضب کیا، اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

مُرتَد ہونے والوں کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔ (بقرہ:۲۱۷)

ترجمہ: تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی مر جائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہو گئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

3. خود کو ہلاک کرنے کی تیسری صورت خودکشی کرنا ہے۔ خودکشی بھی حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے: حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے، سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنم کی آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم کی آگ میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔ (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی قاتل النفس)

ان ہی سے روایت ہے، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ گرتا رہے گا اور جو شخص زہر کھا کر خودکشی کرے گا وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ زہر کھاتا رہے گا۔ جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکشی کی تو دوزخ کی آگ میں وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہو گا اور وہ اس سے اپنے آپ کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا۔ (صحیح بخاری، کتاب الطب، باب شرب السمّ والدواء)

4. ایسا کام کرنا جس کے نتیجے میں کام کرنے والا دنیا یا آخرت میں ہلاکت میں پڑ جائے جیسے بھوک ہڑتال کرنا یا باطل طریقے سے مال کھانا وغیرہ۔ حضرت عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے غزوۂ ذات السلاسل کے وقت ایک سرد رات میں احتلام ہو گیا، مجھے غسل کرنے کی صورت

میں (سردی سے) ہلاک ہونے کا خوف لاحق ہوا تو میں نے تیمم کر لیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ لی۔ انہوں نے نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا "اے عمرو! تم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس حال میں نماز پڑھ لی کہ تم جنبی تھے۔ میں نے غسل نہ کرنے کا عذر بیان کیا اور عرض کی: میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سنا ہے:

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا. (النساء:۲۹)

ترجمہ: اپنی جانوں کو قتل نہ کرو، بیشک اللہ تم پر مہربان ہے۔

یہ سن کر حضورِ اقدس ﷺ مسکرا دیئے اور کچھ نہ فرمایا۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب اذا خاف الجنب البرد)

دھوکا ایک ایسا قبیح عمل ہے جسے ہر صورت میں اسلام نے ناپسند قرار دیا ہے جبکہ آج دھوکہ دہی لوگوں کے درمیان ایک عام سی چیز بن گئی ہے، لوگ ایک دوسرے کو اس طرح دھوکا دیتے ہیں گویا ان کے نزدیک اسلام میں یہ حرام اور گناہ کا کام ہی نہ ہو۔ دھوکے میں دنیاوی اور اخروی دونوں طرح کے نقصان ہیں۔ دھوکہ بازوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ-وَ مَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَؕ. (سورہ بقرہ آیت ۹)

ترجمہ: فریب دیا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں فریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں.

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کسی چیز کی (اصلی) حالت کو پوشیدہ رکھنا دھوکا ہے۔ (فیض القدیر)

دھوکا دینے والے سے اللہ عزوجل کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لاتعلقی کا اظہار کیا ہے. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جو شخص ہم کو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (صحیح مسلم/کتاب الایمان)

رسولُ اللہ ﷺ نے فرمایا: قافلہ سے نہ ملو بیع کے لئے اور نہ بیچے شہر والا باہر والے کے مال کو اور نہ بند رکھو تھن میں دودھ اونٹ کا یا بکری کا پھر کوئی خریدے ایسے جانور کو (جس کا دودھ تھن میں رکھا گیا ہو دھوکا دینے کے لئے) تو خریدنے والے کو اختیار ہے (جب وہ دودھ دوہے اور اس کو معلوم ہو کہ دودھ اتنا نہیں نکلا جتنا گمان تھا) اگر پسند آئے تو رکھ لے اور جو ناپسند ہو تو وہ جانور واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا دودھ کے بدلے پھیر دے۔ (صحیح مسلم/کتاب البیوع)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فریب دوزخ میں لے جائے گا اور جو شخص ایسا کام کرے جس کا حکم ہم نے نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔ (صحیح البخاری/کتاب البیوع)

اللہ کے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: المکر والخدیعۃ فی النار. مکر اور دھوکا آگ میں ہیں۔

مذکورہ آیت اور احادیثِ مبارکہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ اسلام دھوکا دہی کو سخت ناپسند کرتا ہے. اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

"غدر (دھوکا دہی) و بد عہدی مطلقاً سب سے حرام ہے مسلم ہو یا کافر، ذمی ہو یا حربی، مستامن ہو یا غیر مستامن، اصلی ہو یا مرتد۔" (فتاوی رضویہ، جلد 14، ص 139، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

دھوکے کی تعریف

نفس کا اس پر ٹھہر جانا جو خواہش نفس کے مطابق ہو اور شیطانی شبہات اور فریب کے باعث طبیعت اس طرف مائل ہو، دھوکا کہلاتا ہے۔

کھوئی ہوئی چیز وہیں سے مل جاتی ہے، جہاں وہ گمی تھی، سوائے اعتبار (اعتماد) کے کیونکہ جس شخص کا اعتبار ایک مرتبہ ختم ہو جائے، دوبارہ مشکل ہی سے قائم ہوتا ہے، اعتبار ختم ہونے میں اہم کردار دھوکے کا بھی ہے، جب ہم کسی سے جان بوجھ کر غلط بیانی کریں گے یا گھٹیا چیز کو عمدہ بول کر اسے بے وقوف بنانے کی کوشش کریں گے تو حقیقت سامنے آنے پر وہ دوبارہ کبھی بھی ہم پر بھروسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ فی زمانہ جن دوستوں، گھرانوں، تاجروں وغیرہ میں اعتبار کا رشتہ مضبوط ہے، وہ سکھی دکھائی دیتے ہیں اور جنہیں کسی نے دھوکا دیا، وہ دُکھی دکھائی دیتے ہیں، دھوکا دینے والے سے اللہ پاک اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ مشہور حدیث پاک ہے:

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا۔ جس نے ہمارے ساتھ دھوکا کیا، وہ ہم میں سے نہیں۔ (صحیح مسلم)

دوسری حدیث پاک میں ہے کہ دھوکا دینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مسند امام احمد بن حنبل، مسند ابی بکر الصدیق)

اس حدیث مبارکہ میں جنت میں داخل نہ ہونے سے مراد ابتداء میں داخل ہونا ہے۔

دھوکا دینے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دن وہ بھی آئے گا جب انہیں دنیا سے رخصت ہونے کے بعد کرنی کا پھل بھگتنا ہوگا، حسابِ آخرت سے بچنے کے لئے یہیں دنیا میں سچی توبہ کر کے اپنا حساب بے باک کر لیں یعنی دھوکے سے جس جس کی رقم ہتھیائی ہے، اس کو واپس کریں یا معاف کروالیں، اگر وہ زندہ ہو تو اس کے وارثوں کو ادائیگی کریں یا معاف کروالیں۔

الحمدللہ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان کا ہر کام اس کے ربّ تعالیٰ اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے حکم کے مطابق ہونا چاہئے، آج علمِ دین سے دوری کے باعث دھوکا دہی بہت عام ہو چکی ہے، اکثر لوگ کسی نہ کسی طرح دوسرے کو دھوکا دے کر نقصان پہنچانے میں مشغول ہیں، یہ بہت برا فعل ہے، اس کی قرآن و حدیث میں مذمت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اَفَاَمِنَ الَّذِیْنَ مَكَرُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ یَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَۙ۔ (سورۃ النحل:45)

ترجمہ: کیا جو لوگ برے مکر کرتے ہیں اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے گا یا انہیں وہاں سے عذاب آئے، جہاں سے انہیں خبر نہ ہو۔

دینِ اسلام بہت ہی پیارا دین ہے اور یہ اس قدر تیزی سے پھیل رہا ہے کہ ہمیں گھر بیٹھے ہی علمِ دین کا خزانہ حاصل ہو جاتا ہے، دین کی اتنی اشاعت کے باوجود بھی معاشرے میں پائی جانے والی برائیاں بھی دن بدن بڑھتی جارہی ہیں، ان قابلِ مذمت برائیوں میں سے ایک برائی دھوکا بھی ہے، جس کی وجہ سے مسلمانوں میں لڑائی جھگڑے عام ہیں، دنیا کی دولت کمانے کی دھن میں دھوکا اور اس طرح کے دوسرے ذرائع کا سہارا لیا جارہا ہے، علمِ دین سے دوری کی بنا پر لوگ یہ جاننے سے قاصر ہوتے ہیں کہ ہمارا ایسا کرنا بھی دھوکا دینا ہے؟ تو آئیے سب سے پہلے ہم دھوکا کے بارے میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔

دھوکا دینا بہت بڑا گناہ ہے، جو شخص دوسروں کو دھوکا دیتا ہے، وہ لوگوں میں اپنا اعتماد کھو بیٹھتا ہے، ہمیں چاہئے کہ ہمیں دوسروں کو دھوکا دینے سے بچنا چاہئے اور دوسروں کو دھوکا دینے سے منع کرنا چاہئے، دھوکا گناہ ہے اور گناہ اگر ہمارے سامنے ہو رہا ہو تو ہمیں منع کرنا چاہئے اگر ہم روکنے پر قادر ہیں، ورنہ ہم بھی گنہگار ہوں گے۔

فرمانِ مصطفیٰ یہ بھی ہے کہ تین شخص جنت میں داخل نہیں ہوں گے: دھوکا باز، احسان جتانے والا، بخیل۔ (کنز العمال کتاب الاخلاق)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہم سفر حج پر نکلے ہوئے ہیں مقام صفاح پر ہمارے قافلے کا ایک آدمی فوت ہوگیا ہے ہم نے اس کے لئے جب قبر کھودی تو ایک بہت بڑا کالا سانپ بیٹھا نظر آیا جس نے قبر کو بھر رکھا تھا، اسے چھوڑ کر دوسری قبر کھودی تو اس میں بھی وہی سانپ نظر آیا، آپ کی خدمت میں اس اہم مسئلے کے حل کے لئے حاضر ہوئے. حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ اس کی خیانت کی سزا ہے جس کا وہ مرتکب ہوا کرتا تھا، اسے ان دونوں میں سے کسی ایک قبر میں دفن کردو خدا کی قسم اگر اس دنیا کی ساری زمین بھی خود ڈالو گے تب بھی ہر جگہ یہی صورت حال ہوگی. بالآخر لوگوں نے اسے ایک قبر میں دفنا دیا. واپس آکر اس کا سامان اس کے گھر والوں کو دے دیا اور اس کی بیوہ سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ کھانا بیچتا تھا اور اس میں خیانت کرتا تھا اس طرح کے اس میں سے اپنے گھر کے لئے کچھ نکال لیتا پھر کمی پوری کرنے کے لئے اس میں اتنی ہی ملاوٹ کردیتا تھا۔

دھوکے فریب کے بنیادی اسباب اور علاج

1. جس طرح اچھی نیت اخلاق و کردار کے لئے شفا اور اکسیر کا درجہ رکھتی ہے اسی طرح بدنیتی کا زہر بندہ کے اعمال کو تباہ و برباد کردیتا ہے اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنی نیت کو درست رکھے اور اپنا یہ ذہن بنائے کہ اللہ تعالیٰ میری حسن نیت اور ایمان داری کی بدولت دنیا آخرت میں کامیابی عطا فرمانے پر قادر ہے لہٰذا دھوکا دہی کرکے دنیا آخرت میں نقصان کرنے کا کیا فائدہ!
2. دھوکا دینے کی بری عادت اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنے ذہن میں دھوکا دہی کے نقصانات کو پیش نظر رکھیں کہ دھوکا دینا ایک نہایت ہی قبیح اور برا عمل ہے، دھوکا دینے والے سے رسول اللہ ﷺ نے براءت کا اظہار فرمایا ہے، دھوکا دینا مومن کی صفت نہیں، دھوکا دینے سے جہاں وقار مجروح ہوتا ہے وہیں لوگوں کا اعتماد بھی ختم ہوتا ہے لہٰذا احترام مسلم کا ہر دم خیال رکھیں اور ذہن بنائے کہ وقتی نفع حاصل کرنے کے لئے دائمی نقصان مول لینا یقیناً عقلمندی نہیں۔
3. توکل علی اللہ کی کمی ہے بندہ اپنے کمزور اعتقاد کی بناپر یہ سمجھتا ہے کہ خیانت کا راستہ اختیار کرنے میں ہی میری کامیابی ہے. اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اللہ عزوجل پر کامل بھروسہ رکھے اور یہ بھی ذہن بنائے کہ دنیا میں جو بھی رستہ اللہ کی نافرمانی کا سبب بنتا ہو، اس پر چل کر مجھے کبھی بھی کامیابی نہیں مل سکتی لہٰذا میں دھوکا دہی کے راستے کو چھوڑ کر ایمان داری والا رستہ اختیار کروں گا، اس کا بہترین علاج یہ بھی ہے کہ بندہ نیک دیانت دار اور خوف خدا رکھنے والوں کی صحبت اختیار کرے تاکہ اس مہلک مرض کے ساتھ ساتھ دیگر اخلاقی برائیوں سے بھی اپنے آپ کو بچا سکے۔ کیوں کہ دھوکا دہی جو ایک نہایت مذموم اور بری صفت ہے، مسلمانوں کے ساتھ مکر دھوکا بازی قطعاً حرام ہے اور گناہِ کبیرہ ہے، جس کی سزا جہنم کا عذاب ہے۔ (جہنم کے خطرات، ص 171) جیسے غلط بیانی کرکے کسی سے مال بٹورنا، جیسا کہ پیشہ ور بھکاریوں کا طریقہ ہے۔ (ظاہری گناہوں کی معلومات، ص 94)

احادیث مبارکہ

1. ملعون ہے وہ شخص جس نے کسی مؤمن کو نقصان پہنچایا یا دھوکا دیا۔ (سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ)
2. وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکا دے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبي، من غشنا فليس منا)
3. جو کسی مؤمن کو ضرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر اور دھوکا بازی کرے، وہ ملعون ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ)
4. دھوکا دینے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مسند امام احمد بن حنبل، مسند ابی بکر الصدیق)

5. جس نے ملاوٹ کی، وہ ہم میں سے نہیں۔ (جامع الترمذی، ابواب البیوع، باب ماجاء في كراهية)

مکر، دھوکے کے اسباب اور علاج

1. مکر کا پہلا اور سب سے بڑا سبب حرص ہے کہ بندہ مال و دولت یا کسی دنیوی شے کے حصول کے سبب مکر و فریب کرتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ حبِ مال (مال سے محبت) کی مذمت پر غور کرے اور یہ ذہن بنائے کہ یہ مال فانی ہے اور فانی (ختم ہونے والی) چیز کے لئے کسی کو دھوکا دے کر ایک گناہ اپنے سر لینا عقل مندی نہیں بلکہ حماقت ہے۔
2. دوسرا سبب جہالت ہے، اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ مکر سے متعلق شرعی احکام، اس کے دنیوی و اخروی نقصانات سیکھے اور اس سے بچنے کی کوشش کرے۔
3. بری صحبت ہے، علاج: عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے اور برے لوگوں سے ہمیشہ دور رہے۔

دینِ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو تمام انسانیت کے حقوق کا محافظ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس میں ہر ایسے کام کو ممنوع و ناجائز قرار دیا گیا ہے جس سے کسی کو تکلیف پہنچے یا اس کی حق تلفی ہو۔ انہی میں سے ایک دھوکا بھی ہے۔ دھوکا ایک ایسا مذموم فعل ہے کہ دوسروں کو دھوکا دینے والا بھی خود دھوکا کھانا پسند نہیں کرتا۔ دھوکا یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کو ظاہر کرے اور اس کے خلاف (حقیقت) کو چھپائے یا کوئی بات کہے اور اس کے خلاف (حقیقی بات) کو چھپائے۔ (غریب الحدیث للحربي) فی زمانہ ہمارے معاشرے میں دھوکا بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ کہیں خرید و فروخت میں لوگوں کے ساتھ دھوکا کرنا رائج ہے تو کہیں موبائل فون وغیرہ کے ذریعے نت نئے طریقوں سے دھوکا دینا بالکل عام ہے، حالانکہ یہ سب نہ تو مذہبی اعتبار سے درست ہے اور نہ ہی اخلاقی لحاظ سے۔

دھوکے کی مذمت سے متعلق احادیث مبارکہ

1. حضور سید المرسلین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر پر گزرے تو اپنا ہاتھ شریف اس میں ڈال دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں نے اس میں تری پائی تو فرمایا: اے غلہ والے یہ کیا؟ عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس پر بارش پڑ گئی۔ فرمایا: تو گیلے غلہ کو تو نے ڈھیر کے اُوپر کیوں نہ ڈالا تاکہ اسے لوگ دیکھ لیتے، جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ من غش فلیس منا)
2. مومن دھوکا کھا جانے والا ہوتا ہے (اپنے کرم کی وجہ سے دھوکا کھا جاتا ہے نہ کہ بے عقلی سے) اور فاجر دھوکا دینے والا لئیم یعنی بد خلق ہوتا ہے۔ (سنن الترمذي، كتاب البر والصلة، باب ماجاء في البخل)
3. وہ شخص ہمارے گروہ میں سے نہیں جو مسلمان کو دھوکا دے یا ضرر پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر کرے۔ (کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الأقوال)
4. سازش کرنے والے اور دھوکا دینے والے جہنم میں ہیں۔ (مسند الفردوس)
5. ایمان والے ایک دوسرے کے خیر خواہ اور باہم محبت کرنے والے ہوتے ہیں اگرچہ ان کے گھر اور اَجسام جدا جدا ہوں اور فاجر لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دھوکا اور خیانت کرنے والے ہوتے ہیں، اگرچہ ان کے گھر اور بدن اکھٹے ہوں۔ (الفردوس بماثور الخطاب)

انسان کا سب سے بڑا دشمن شیطان ہے اور اس سے بھی بڑھ کر دشمن اس کا نفس ہے، آقا علیہ السلام نے فرمایا: تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا نفس ہے کہ تیرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔ (تہذیب الآثار للطبری، نفس و شیطان کے دھوکے، مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی، ص 1)

اس کے مکر و فریب اور دھوکے شیطان سے بھی زیادہ ہیں، اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں:

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا　　　　کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

ان دونوں دشمنوں سے بچنا بڑا مشکل ہے مگر کسی مرشدِ کامل کی نگاہِ کرم سے ان سے بچا جاسکتا ہے، ہمارے بزرگان نفس و شیطان کے دھوکے سے آشکار ہو جایا کرتے، ان کی عاجزی پر ہماری جانیں قربان کہ حضرت سیّد ابو محمد مرتعش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے بہت حج کیے اور ان میں سے اکثر سفرِ حج کسی قسم کے سامان لیے بغیر کیے پھر مجھ پر ظاہر ہوا کہ یہ سب تو میرے نفس کا دھوکا تھا، کیونکہ ایک مرتبہ میری ماں نے مجھ سے پانی کا گھڑا بھر کر لانے کا حکم دیا تو میرے نفس کو برا لگا۔ چنانچہ میں نے سمجھ لیا، سفرِ حج میں میرے نفس نے میری موافقت فقط اپنی لذت کے لئے کی اور مجھے دھوکے میں رکھا، کیونکہ اگر میرا نفس فناء ہو چکا ہوتا تو ماں کا کہنا ماننا میرے نفس کو دشوار محسوس نہ ہوتا۔(رسالہ قشیریہ، ص135)

اس حکایت میں عبرت کے نہایت خوشبودار پھول ہیں کہ نفس و شیطان کے دھوکے ہمیں ہر وقت جہنم کا ایندھن بنانے کی فکر میں ہیں، حبِ جاہ کی لذت ہلاکت کا باعث ہے، ہمیں اپنے بزرگانِ دین کی دینی سوچ اپنانے کی ضرورت ہے۔

دھوکے کی تعریف

برائی کو دل میں چھپا کر اچھائی ظاہر کرنا دھوکا ہے۔(تفسیر نعیمی)

ہمارے معاشرے میں پائی جانے والی دھوکے کی چند مثالیں زندگی کے ہر ہر پہلو میں دھوکا دہی عام ہے، ہمارا معاشرہ ایسی بے شمار مثالوں سے بھرا ہوا ہے، آیئے چند مثالیں پڑھتے ہیں۔

1: کسی چیز کا عیب چھپا کر اس کو بیچنا۔ 2: اصل بتا کر نقل دے دینا۔ 3: غلط بیانی کر کے کسی کا مال بٹورنا۔ 4: سونا چاندی کے ساتھ کھوٹ ملا کر بیچنا۔ 5: دودھ میں پانی ملانا۔ 6: تجارتی معاملات میں دھوکا دہی سے کام لینا۔ وغیرہ

یہ مثالیں ہمارے معاشرے میں اس قدر عام ہیں کہ ان کو گناہ تصور نہیں کیا جاتا۔

دھوکا دہی کا حکم مسلمانوں کے ساتھ مکر یعنی دھوکے بازی قطعاً حرام اور گناہ کبیرہ ہے، جس کی سزا جہنم کا عذابِ عظیم ہے۔(جہنم کے خطرات، ص171)

اللہ عزوجل قرآن کریم میں دھوکا دینے والوں سے متعلق فرماتا ہے:

ترجمہ: تو کیا جو لوگ برے مکر کرتے ہیں اس سے نہیں ڈرتے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے گا یا انہیں وہاں سے عذاب آئے، جہاں سے انہیں خبر نہ ہو۔

دھوکے کی مذمت پر 5 فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

1. وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکا دے۔(ظاہری گناہوں کی معلومات)
2. ملعون(لعنت کیا گیا) ہے، وہ شخص جس نے کسی مؤمن کو نقصان پہنچایا یا دھوکا دیا۔(سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ ما جاء فی الجنانۃ والغش، ظاھری گناھوں کی معلومات)
3. مکر و فریب اور خیانت کرنے والا جہنم میں ہے۔(المستدرک کتاب الاھوال، تجارت میں ملاوٹ اور دھو کے کا انجام)
4. جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا، وہ ہم میں سے نہیں اور جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب قول النبی من غشا فلیس منا، تجارت میں ملاوٹ اور دھو کے کا انجام)

5. آقا علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اناج بیچ رہا تھا، آپ نے اس سے پوچھا: اے غلے کے مالک! کیا بیچنے والا اناج اوپر والے اناج جیسا ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ ہاں، ایسا ہی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کو دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔ (المعجم الکبیر، تجارت میں ملاوٹ اور دھوکے کا انجام، ص3)

اسباب وعلاج

1: مال جمع کرنے کالالچ۔2: بری صحبت۔3: خیانت کرنے کی عادت۔4: مسلمانوں کے لئے خیر خواہی کے جذبے کا نہ ہونا۔

اگر قناعت اختیار کی جائے، مال و دولت کا لالچ دل سے نکال کر فکرِ آخرت لاحق ہو جائے تو انسان ہر ظاہری و باطنی بیماری سے بچ سکتا ہے۔ اللہ عزوجل نے ہمیں ایمان کی دولت سے نوازا ہے تو ہمیں بھی اس کا شکر ادا کرتے ہوئے قناعت کی دولت اختیار کرنی چاہیئے، لالچ کو دل سے نکال کر اپنی آخرت سنوارنی چاہئے، ملاوٹ کرنے والا، دھوکا دینے والا اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ مکار، دھوکے باز، ملاوٹ کرنے والے، باطل بیع کرنے والے اور فاسد تجارات کے ذریعے لوگوں کا مال کھانے والے غور کریں کہ آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے ہمیں دھوکا دیا، وہ ہم میں سے نہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ دھوکے کے معاملات اور اس کا انجام بہت خطرناک ہے، جس سے انسان کا ایمان داؤ پر لگ جاتا ہے، دنیا و آخرت برباد ہو سکتی ہے، دودھ میں پانی ملانے والے بھی ان احادیث مبارکہ سے عبرت حاصل کریں۔

اولاً تو ہمیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے کہ دھوکا کہتے کس کو ہیں، اس بارے میں علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کہ کسی چیز کی اصل حالت کو پوشیدہ رکھنا دھوکا ہے۔ (فیض القدیر)

مثلاً کسی عیب دار چیز کو اس کا عیب چھپا کر بیچنا یا ملاوٹ والی چیز کو اصل اور خالص کہہ کر بیچنا وغیرہ، کھوئی ہوئی چیز تو وہاں سے مل جاتی ہے جہاں وہ گُمی تھی، سوائے اعتبار کے کیوں کہ جس کا اعتبار ایک مرتبہ ختم ہو جائے تو دوبارہ مشکل سے ہی قائم رہتا ہے۔ اعتبار ختم ہونے میں اہم کردار دھوکے کا بھی ہے کہ جب ہم کسی سے جان بوجھ کر غلط بیانی کریں گے تو حقیقت سامنے آنے پر وہ دوبارہ کبھی بھی ہم پر بھروسہ کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہو گا، اللہ عزوجل قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ: دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے۔ (پ4، آل عمران:185)

دھوکا دینے والے سے اللہ کے محبوب ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے، اس سے متعلق احادیث مبارکہ درج ذیل ہیں:

1. جس نے کسی مسلمان کو نقصان پہنچایا یا اسے فریب (دھوکا) دیا تو وہ ملعون ہے۔ (سنن ترمذی شریف)
2. ہر دھوکا دینے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا، جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا۔ (صحیح بخاری شریف)
3. جس شخص کو اللہ کسی رعایا کا حکمران بنا دے اور وہ اس حال میں مرے کہ وہ اپنی رعایا کے ساتھ دھوکا ہی کرتا تھا تو اللہ عزوجل اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔ (صحیح مسلم شریف)
4. جو دھوکا دہی کرے گا، وہ مجھ سے (تعلق رکھنے والا) نہیں۔ (صحیح مسلم شریف)
5. مؤمن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔

شانِ نزول: اس حدیث مبارکہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک کافر شاعر جس کا نام ابو عزہ تھا، وہ حضور ﷺ اور مسلمانوں کی مخالفت میں سخت توہین آمیز اشعار کہا کرتا، جنگ بدر میں گرفتار ہو گیا، اس نے گذشتہ کی معافی مانگی اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کیا تو اسے چھوڑ دیا گیا، پھر اسی حرکت میں مشغول ہو گیا پھر جنگ احد میں گرفتار ہو گیا پھر اس نے معذرت کی تو صحابہ کرام نے اس کی رہائی کی سفارش کی، تب حضور ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن ایک سوراخ سے دو بار نہیں کاٹا جاتا۔ اور اسے رہائی نہ بخشی، یعنی جس شخص سے ایک بار دھوکا کھالیا، دوبارہ اس کے دھوکے میں نہ آؤں پھر اس کافر شاعر کو قتل کر دیا گیا۔(مراۃ المناجیح، جلد ششم، ص 421)

دھوکا دینے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دن وہ بھی آئے گا کہ جب دنیا سے رخصت ہونے کے بعد اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہو گا، چنانچہ حسابِ آخرت سے بچنے کے لئے دنیا ہی میں سچی توبہ کر لیں، جس کی رقم میں کمی وغیرہ کی تھی، اس کو واپس کر دیں یا معاف کر والیں۔

حقیقتِ حال سے بے خبر رکھ کر دوسرے کو غلط راستے پر ڈالنے کا نام دھوکا ہے۔ دنیا کی زندگی بھی ایک دھوکا ہے. ہم بہت سی خواہشات لیے گھوم پھر رہے ہوتے ہیں حالانکہ ہمیں پتہ ہے کہ دنیا کی زندگی ایک دھوکا ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں دھوکے سے متعلق ارشاد فرمایا:

اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا۔(سورہ فاطر آیت 5)

ترجمہ: بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہر گز تمہیں دھوکا نہ دے۔

دھوکے کی مختلف صورتیں دھوکا دینا کئی طرح سے ہوتا ہے مثال کے طور پر (1) اللہ اور اس کے رسول کی پیروی نہ کرنا۔ (2) والدین اور عزیز و اقارب کو دھوکہ دینا۔ (3) خود کو اور اپنے دوستوں کو دھوکہ دینا۔ اسلام نے ان تمام صورتوں سے منع کیا ہے ہم پر لازم ہے کہ ہم قرآن و سنت پر عمل کر کے دونوں جہاں میں۔ سرخرو ہو سکیں۔

نکاح میں دھوکا

اب تو ایسا دور بھی آگیا ہے کہ معاذ اللہ نکاح کے معاملات میں بھی دھوکہ دہی سے کام لیا جاتا ہے کبھی لڑکے کی آمدنی تو کبھی لڑکی کی تعلیم اور عمر کے حوالے سے جھوٹ بولا جاتا ہے اور مسلمانوں کو دھوکا دیا جاتا ہے، وہ مسلمانوں کے ذریعے۔

اب دھوکہ کی مذمت پر چند فرامین مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم:

1. اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: جس نے کسی مؤمن کو نقصان پہنچایا یا اس کے ساتھ مکر اور دھوکہ بازی کرے وہ ملعون ہے۔(سنن ترمذی)
2. حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے ارشار فرمایا کہ اہل مدینہ کے ساتھ جو شخص بھی فریب کرے گا (دھوکہ دے گا) وہ گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔(صحیح بخاری شریف)
3. اللہ کے آخری نبی نے ارشاد فرمایا کہ من غش فلیش منایعنی جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔(صحیح مسلم شریف کتاب الایمان)
4. حضور علیہ السلام نے جانور کے تھنوں میں دودھ روک کر اسے بیچنے سے منع فرمایا ہے یہ دھوکہ ہے اور حضور نے دھوکہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حدیثِ پاک میں حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا: بکری اور اونٹنی کے تھنوں میں (دھوکہ دینے کی غرض سے بیچنے کے لئے) دودھ روک کر نہ رکھو (صحیح مسلم)

5. اللہ کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر دھوکہ دینے والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا جس کے ذریعے وہ پہچانا جائے گا۔(صحیح بخاری شریف)

اللہ پاک ہمیں دھوکہ دینے سے محفوظ رکھے اور اپنے پیارے محبوب کے ان فرامین کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اٰمین یارب العالمین

پیغام عمل

خود بھی دھوکہ نہ کھائیں کسی دوسرے کو بھی دھوکہ نہ دیں، مکر فریب دھوکہ یہ سب مکافات عمل سے آتے ہیں یعنی دھوکہ دینے اکثر دھاکہ دیے جاتے ہیں اور بہت نقصان اٹھاتے ہیں، اس لئے ایسا کام ہی نہ کیا جائے جس کا انجام محنت ومشقت سے حاصل کیے ہوئے مال ودولت کی بربادی ہو. یاد رکھیں کہ دھوکے فریب سے راتوں رات مال دار ہونے والے راتوں رات تنگ دست بھی ہو جاتے ہیں. خدا محفوظ رکھے اس بلا سے.